قاضی محمد نسیم کلاچوی*

علم وتقویٰ کا بحرِ ناپید حضرت باچا صاحب ہم سے جدا ہوگئے

موت سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں ۔مرنا ہر کسی نے ہے لیکن خوش قسمت مرنے والا مسلمان وہ ہے جس کے لئے اعلان خداوندی قرآن مجید میں محفوظ ہے کہ "فلهم اجرو غير ممنون" کہ جولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ بلکہ ان کا اعمالنامہ برابر لکھا جاوے گا۔روایات میں صدقات جاریہ کی مثالیں شاہد ہیں۔حضرت باچا صاحبؒ کے متعلق مضمون لکھنے کا حکم برادرم مکرم مولانا انوار الحق باچا صاحب نے دیا تو حقیقت یہ ہے کہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کہاں باچا صاحب کی ذات بابرکات' صاحب علم وعمل صاحب کی کمالات وکرامات اور کہاں یہ بے علم وعمل آپ کے کمالات اور فضائل کا بیان مجھ ناچیز کی قوت سے باہر ہے۔اس طمع سے کاغذ قلم اٹھایا کہ شاید خریدارن یوسف میں نام شامل ہوکر ذریعہ نجات بن جائے۔اللہ تبارک وتعالیٰ تو بڑے رحیم وکریم ہیں۔حضرت باچا صاحبؒ ایک جوہر'ایک موتی بے بہا تھے:

اللہ تعالیٰ نے ان کو جامع کمالات وصفات بنایا تھا۔پندرہویں صدی کے اس پرفتن و پرآشوب دور میں درحقیقت باچا صاحبؒ اس روایت کے سچے حقدار اور مصداق تھے کہ اگر دنیا میں کسی جنتی کو دیکھنا ہو تو ان کو دیکھئے اور واقعتاً باچا صاحب کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا تھا لیکن فیصلہ خداوندی تو نمودار ہونا ہی تھا اور ہوگیا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روئے گل سرندیدیم و بہار آخر شد

اور افسوس کہ یہ دولت بے بہا ہم سے بہت جلد چھن گئی اور ہائے افسوس کہ ہم ان سے کچھ حاصل نہ کرسکے۔ حضرت باچا صاحبؒ بہت سارے اوصاف حمیدہ کے مجموعہ بلکہ خزینہ تھے اور خاصان بارگاہ الٰہی میں سے تھے' کیوں نہ ہوتے کہ حضرت باچا صاحبؒ حضور اکرم ﷺ کی ہدایات او رتعلیمات کے پکے اور سچے عاشق اور دن رات ان پر عمل پیرا تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرز زندگی کے رنگ ڈھنگ سے رنگے ہوئے تھے۔

حضرت باچا صاحبؒ کے چند ایک خصوصی امتیازات میں فنا فی اللہ' تواضع (عاجزی) اور سخاوت ہر ایک

---

* مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی

کے مشاہدہ میں ہیں۔ پوری زندگی ایسی سادگی' ایسی عاجزی اور تواضع سے گزاری کہ فی زمانا اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس علوم و معارف کے دریا زہد و تقویٰ قناعت' صبر و تحمل کے پہاڑ نے اپنے آپ کو ایسے مٹایا اور ایسا فنا کیا ہوا تھا کہ بالکل ایک مجذوب ہی معلوم ہوتے تھے' حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہیئت' وضع قطع' چال چلن' قول و فعل اور تقریر و تحریر سب میں عاجزی اور تواضع ٹپکتی تھی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اکثر زمین فرش پر تشریف فرما ہوتے' کبھی کسی مجمع عام و خاص میں تجھی امتیازی شان اختیار نہیں کی۔ آپؒ نام و نمود اور شہرت سے کوسوں دور بلکہ متنفر تھے۔ ساری عمر بہت خاموشی اور سادگی سے دین کی خدمت' امت کی اصلاح' خیر خواہی اور ہمدردی کرتے رہے۔ حضرت باچا صاحبؒ نے بہت محنت' ریاضت اور اطاعت' کتاب اللہ سنت رسول اللہ سے یہ اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ (اللھم ارزقنا اتباعه آمین) باچا صاحبؒ نے ہر لحاظ سے ساری زندگی مخلوق خدا کی اصلاح میں گزاری۔ اہل شہر اور اہل علاقہ کے لئے دینداری کا بہت درد رکھتے تھے۔ ناچیز نے بارہا دیکھا ہے کہ جب صبح سویرے نماز کے لئے گھر سے روانہ ہوتے مسجد تک محلے کے جتنے گھر راستے میں پڑتے سب کے دروازے کھٹکھٹاتے اور نماز کیلئے ان کو بیدار کرتے اور دوزخ سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔

باچا صاحبؒ کی شان تواضع مثالی تھی اور کیوں نہ ہوتی کہ سردار دو جہان' صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات' ہدایات' تعلیمات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہی پڑھی تھیں اور حضور پر نور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی "من تواضع للہ رفعہ اللہ" ان کے دل و دماغ اور رگ رگ میں سرایت کر چکا تھا۔ اس حدیث پاک میں تواضع اور اس کا ثمرہ بیان کیا گیا ہے۔ تواضع کا حاصل یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھے اور دوسروں کو فی الحال یا فی اٴمال بہتر سمجھے' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بلند مرتبہ اور بہت اونچا مقام دنیا وآخرت میں عطا فرمائیں گے۔ حضرت باچا صاحبؒ کی ذات بابرکات میں یہ وصف بدرجہ اتم و اکمل موجود تھا۔ باچا صاحبؒ اس روایت کا عملی نمونہ تھے۔ شہر بلکہ علاقہ میں علمی نور پھیلایا۔ چمنستان علوم نبوت دارالعلوم اسلامیہ صرف باشندگان اضاخیل کے لئے نہیں پورے علاقہ کے لئے ایک مینارہ نور' ذریعہ ہدایت و رہنمائی جو جاری فرمایا ان کا بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ حضرت باچا صاحبؒ علوم نبوت کے پھیلانے اور عام کرنے اور مہمانان رسول اکرم ﷺ کی کتنی پاسداری کرتے تھے اور اس کے لئے کتنا بے چین اور بے آرام ہوتے تھے' اور دارالعلوم اور مہمانان رسول کریم ﷺ طالبان علوم نبویہ کی خاطر اس کبرسنی' ضعف و نقاہت اور بالآخر آنکھوں کی معذوری کے باوجود' رات دن' سردی گرمی کا احساس کئے بغیر کتنی تگ و دو کیا کرتے تھے۔ اور اس دارالعلوم کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں فضلاء و فاضلات جو اپنے آپ کو علوم دینیہ قرآن و حدیث نے نور سے منور کر چکے ہیں اور دنیا کیلئے رہبر و رہنما اور معلم و معلمات بن چکے ہیں اور یہ سلسلہ جو ان شاء اللہ تا وقت موعود جاری رہے گا' تو کیا حضرت باچا صاحبؒ کا اعمال نامہ برابر لکھا

نہیں جائے گا اوران فضلاء وفاضلات کی ایک ایک نیکی اور ایک ایک حرف باچا صاحب کے درجات بڑھا نہیں رہے ہوں گے۔تو حضرت باچا صاحبؒ فارسی کے اس شعر کے ترجمان تھے کہ:

دلا تو رسم تعلق زمرغ آبی جو | کہ گرچہ غرقِ بدریا است خشک پر برخاست

اور اردو کے اس شعر کی زندہ مثال اور مصداق تھے کہ دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں' بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں۔حضرت باچا صاحبؒ کے وصال کے دوسرے اور تیسرے دن وہاں رہنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی' بہت احباب آتے رہتے ،جن میں علماء کرام' مشائخ عظام' ہرطبقہ عام و خاص کی زبان پر ایک بات قدرے مشترک تھی کہ باچا صاحبؒ کی جتنی محبت میرے ساتھ تھی کسی دوسرے سے نہیں' جتنی شفقت میرے ساتھ تھی شاید کسی کے ساتھ ہو۔حضور ﷺ کے متعلق صحابہ کرامؓ کی یہی رائے ہوتی تھی ہر صحابیؓ کا یہ دعویٰ ہوتا تھا کہ حضور اقدس ﷺ کی جتنی محبت' مہربانی اور شفقت میرے ساتھ تھی دوسرے کے ساتھ نہیں احادیث کی کتابوں میں روایات صحابہؓ محفوظ ہیں۔

سخاوت:

"اَلیَدُ العلیا خیر من ید السفلیٰ" اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔اوپر والے ہاتھ سے دینے والے کا ہاتھ ہے۔حضور اکرم ﷺ نے کتنی عجیب تلقین فرمائی ہے کہ تم دینے والے بنو۔حضرت باچا صاحبؒ ہر خاص و عام چھوٹے بڑے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ اوپر رکھتے۔کیا شان تھی' حضرت باچا صاحبؒ کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ایک ایک حدیث پر کیسے خوش اسلوبی سے عمل پیرا ہوتے تھے۔ان تمام محاسن کے بدلے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنی شان' کتنی عزت عطاء فرمائی اور آخرت کے درجات تو حسب حکم الٰہی اور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ان کو ملے ہوں گے۔اوراُن میں برابر اضافہ جاری ہوگا۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو ان کے نقش قدم پر چلائے کہ ان کی زندگی اور موت قابل رشک ہے' ان کے نماز جنازہ میں عینی شاہدین کے بقول سارا علاقہ اُمڈ آیا گویا کہ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔پورے علاقہ میں اتنا تاریخ ساز جنازہ نہیں دیکھا گیا' کوئی کسی بادشاہ' وزیر' مشیر' نواب' جاگیردار' سرمایہ دار' کوٹھیوں' بنگلوں والوں کا اتنا بڑا جنازہ بتا سکتا ہے؟

باچا صاحبؒ صالحین ربانیین کے سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی تھیے۔مرنے کے وقت ملائکہ کے ذریعہ صالحین کو بشارت دی جاتی ہے اور وہ عین نزع کے وقت پکار اٹھتے ہیں کہ "یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین" یقیناً باچا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آخری دم یہی آیت تلاوت فرمائی ہوگی۔اور صالحین مسبوقین کی معیت میں جنت کے اعلیٰ مقامات میں پہنچے ہوں گے۔

فیرحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃً